باب 6

علم احکام

قرآن مجید کے علم احکام کا سب سے پہلا نکتہ یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی بعثت ملتِ ابراہیمی کے تناظر میں ہوئی تھی۔ اس لیے ضروری تھا کہ آپ ملتِ ابراہیمی کے ضروری احکام اور تعلیمات کو باقی رکھیں، ان کو علاقائیت سے نکال کر عالمگیریت (Universality) کا رنگ دیں اور ان کی تکمیل کے لیے ان میں مزید اضافہ کریں۔

اس حوالے سے دوسرا نکتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ تھی کہ حضرت محمد ﷺ کے ذریعے پہلے عربوں کی اصلاح کی جائے۔ پھر ان کے ذریعے باقی قوموں کی اصلاح کا کام ہو۔ اس کے لیے ضروری تھا کہ شریعتِ محمدیہ کے احکام کی بنیاد عربوں کے مزاج اور عادات پر رکھی جائے۔

یہی وجہ ہے کہ اگر ملتِ ابراہیمی کے احکامات اور اہل عرب کے رسم و رواج کو دیکھا جائے اور پھر شریعتِ محمدیہ کے احکام پر غور کیا جائے جو دراصل پہلے دونوں کی اصلاح اور تکمیل کا نام ہے تو ہمیں شریعت اسلامیہ کے ہر حکم کا سبب معلوم ہو جائے گا اور ہر امر اور نہی کی مصلحت بھی واضح ہو جائے گی۔

اس نکتے کی حکمت اور وضاحت تفصیل چاہتی ہے، لیکن مختصر طور پر اسے یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ ملت ابراہیمی کی عبادات مثلاً طہارت، نماز، روزے، زکوٰۃ، حج اور ذکر الٰہی جیسے اُمور میں بے شمار نقائص اور خرابیاں پیدا ہوگئی تھیں، جن کی وجہ سے لوگوں کی ان احکام

پر عمل میں غفلت اور لاپروائی تھی:

دوسری وجہ یہ تھی کہ صحیح علم نہ ہونے کے باعث ان احکام کے بارے میں عربوں میں بہت سے اختلافات پیدا ہو چکے تھے اور ان میں جاہلیت کی بہت سی بدعات اور تحریفات شامل ہو چکی تھیں۔

قرآن نے ان تمام ناہمواریوں کو دُور کر کے اعتدال کی راہ اختیار کی ہے۔

پھر چونکہ عربوں کا معاشرتی نظام بھی بگڑ چکا تھا اور اس میں غلط رسم و رواج نے راہ پا لی تھی۔ اس کے علاوہ ان کے سیاسی نظام میں بھی خرابیاں پیدا ہو چکی تھیں۔ اس لیے قرآن نے ان سب چیزوں کی اصلاح کی۔ ان کے اصول و ضوابط مقرر کیے اور اس حوالے سے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا۔

قرآن نے نماز کے مسائل مختصر اور اجمالی طور پر بیان کیے ہیں اور " اقامة الصلوٰة " یعنی نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حکم کی روشنی میں مساجد کی تعمیر فرمائی۔ باجماعت نماز کا اہتمام کیا اور نماز کے اوقات مقرر فرمائے۔

اسی طرح قرآن میں زکوٰۃ کا حکم بھی مختصر طور پر دیا گیا ہے، جس کی تفصیلات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں۔

قرآن کی مختلف سورتوں میں الگ الگ احکام کا ذکر ہے۔ مثلاً سورۃ البقرہ میں روزے اور حج کا حکم ہے۔ اسی طرح جہاد کا حکم سورۃ البقرہ، سورۃ الانفال اور بعض دوسری سورتوں میں مذکور ہے۔ حدود کے احکام سورۃ المائدہ اور سورۃ النور میں آئے ہیں۔ وراثت کے احکام سورۃ النساء میں بیان ہوئے ہیں اور طلاق کے متعلق احکام سورۃ البقرہ، سورۃ النساء اور سورۃ الطلاق میں ملتے ہیں۔

مذکورہ تمام احکام کا فائدہ عام ہے اور ان کا تعلق پوری امت سے ہے۔

ان کے علاوہ ایسے احکام بھی ہیں جو لوگوں کے ان سوالوں کے جواب میں قرآن نے بیان کیے ہیں، جو مختلف اوقات میں حضورؐ سے کیے گئے تھے۔